الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بہ فیضِ روحانی شہزادۂ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام علامہ محمد حامد رضا قادری برکاتی قدس سرہٗ

محدثِ اعظمِ ہند
شخصیت اور نعتیہ شاعری

ڈاکٹر محمد حسین مُشاہد رضوی (مالیگاؤں)

ناشر: ادارۂ دوستی، ۸۴۲/کمال پورہ، مالیگاؤں (ناسک)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

محدثِ اعظمِ ہند.....شخصیت اور نعتیہ شاعری

حضرت محدثِ اعظمِ ہند ابوالمحامد سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی نور اللہ مرقدہٗ دلِ درد مند رکھنے والے، ملت کے سچے بہی خواہ و ہم درد اور تحریک آفریں قائد تھے۔ حق پسند و حق جو اور حق شناس طبیعت کے حامل حضرت سید محمد اشرفی کچھوچھوی بہ یک وقت کئی خوبیوں اور محاسن کا حسین سنگم تھے۔ محدث و مفسر، مترجم و شارح، مفکر و مدبر، خطیب و ادیب، بے باک صحافی اور بلند پایہ شاعر بھی تھے۔ کردار و گفتار میں آپ اپنے اسلاف کے پرتَو تھے۔ سیاسیات اور سماجیات کا بھی گہرا شعور رکھتے تھے۔ شریعت و طریقت اور تصوف و معرفت کے بھی کوہِ گراں تھے۔ امام احمد رضا محدثِ بریلوی (م ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء) کے چمنستانِ علمی کے ایک خوشہ چین اور آپ کے شاگردِ رشید اور خلیفۂ اجل تھے۔

حضرت محدث اعظمِ ہند کی ولادت ۱۵/ ذوالقعدہ ۱۳۱۱ھ/ ۱۸۹۴ء کو نمازِ فجر سے قبل جائس ضلع رائے بریلی (یو. پی.) میں ہوئی اور ۱۶/ رجب المرجب ۱۳۸۱ھ/ ۲۵/ دسمبر ۱۹۶۱ء کو لکھنو میں وصال فرمایا اور آپ کی تدفین کچھوچھہ، ضلع فیض آباد (یو. پی.) میں ہوئی۔ آپ کے والد کا نام حکیم سید نذر اشرف تھا۔ جو عابد و زاہد اور اپنے عہد کے بہترین طبیب تھے۔ اردو کے ساتھ ساتھ فارسی زبان و ادب پر ملکہ رکھتے تھے اور زود گو و خوش گو شاعر بھی تھے۔

حضرت محدثِ اعظمِ ہند نے ابتدائی تعلیم والدِ ماجد سے حاصل کی۔ بعدہٗ مدرسۂ نظامیہ لکھنو جا کر مولانا عبدالباری فرنگی محلی کے درس میں شریک ہوئے۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا لطف اللہ علی گڑھی، مولانا مطیع الرسول محمد عبدالمقتدر بدایونی اور مولانا وصی احمد محدث سورتی علیہم الرحمۃ جیسے جلیل القدر حضرات کا شمار ہوتا ہے۔ حضرت محدثِ سورتی سے آپ نے علمِ حدیث و

اصولِ حدیث کا درس لیا۔ علاوہ ازیں امام احمد رضا محدثِ بریلوی کے حلقۂ درس میں بھی آپ نے شرکت کی اور امام احمد رضا سے فقہ اور اس کے جملہ متعلقات، افتا نویسی وغیرہ فنون میں مہارتِ تامہ حاصل کی۔ وطنِ عزیز ہندوستان کے آپ منفرد اور مایۂ ناز عالمِ حدیث مانے جاتے تھے۔ ہزارہا احادیث اسناد کے ساتھ آپ کو حفظ تھیں؛ یہی وجہ ہے کہ آپ کو علمائے کرام کی ایک بڑی جماعت نے ''محدثِ اعظمِ ہند'' جیسے عظیم الشان لقب سے نوازا۔

آپ نے حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی میاں قدس سرہٗ (م ۱۳۵۵ھ) سے شرفِ بیعت حاصل کیا۔ امام احمد رضا محدثِ بریلوی نے اپنی خلافت و اجازت سے نوازا، اسی طرح خلیفۂ اعلا حضرت مولانا سید احمد اشرف صاحب کچھوچھوی (م ۱۳۴۳ھ) نے بھی اپنی خلافت و اجازت عطا کی؛ واضح ہو کہ حضرت سید احمد اشرف کچھوچھوی علیہ الرحمہ، حضرت محدثِ اعظمِ ہند کے ماموں تھے۔

حضرت محدثِ اعظمِ ہند نے تعلیم و تربیت سے فراغت کے بعد دہلی میں ''مدرسۃ الحدیث'' کے نام سے ایک درس گاہِ حدیث قائم فرمائی۔ جہاں ایک کامیاب مدرس اور مشفق استاذ کی حیثیت سے طلبہ کو علومِ حدیث سے سرفراز کرتے رہے۔ آپ حسنِ باطنی اور حسنِ ظاہری دونوں کا حسین و جمیل مجموعہ تھے۔ آپ کا سراپا پُرکشش اور وجیہ و شکیل تھا، ہر دیکھنے والے کو اپنی طرف متوجہ کرتا، نظر ہٹانے کو دل نہیں چاہتا۔ علاوہ ان خوبیوں کے آپ ایک بے باک صحافی بھی تھے؛ ۱۹۲۲ء میں کچھوچھہ سے ایک ماہ نامہ ''اشرفی'' جاری فرمایا۔ جس کی فائلوں کے مطالعہ سے آپ کی پاکیزہ صحافتی شخصیت نمایاں ہوتی ہے۔ آپ کی بے باک قائدانہ صلاحیتوں کے برِصغیر ہندو پاک کے ممتاز علما و مشائخ قدرداں تھے۔ امام احمد رضا بریلوی کی قائم کردہ آل انڈیا جماعت رضائے مصطفےٰ کے مرکزی عہدۂ صدارت پر آپ تاحیات متمکن رہے۔ متعدد اداروں اور مدارس کی سرپرستی بھی فرماتے رہے۔ آل انڈیا سنی کانفرنس اور آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء سے بھی آپ گہری وابستگی اور محبت و انسیت رکھتے تھے۔

آپ نے آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس (۲۷ر تا ۳۰ر اپریل ۱۹۴۶ء)، سنی کانفرنس

بمبئی ((۱۳ر تا ۱۵ر محرم الحرام ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۸ء)، سنی کانفرنس مالیگاوں، ناسک (۲۲ر تا ۲۴ر مئی ۱۹۶۰ء)، جماعت رضائے مصطفےٰ کانفرنس گجرات (۲۷ر تا ۲۹ر اپریل ۱۹۶۰ء)، آل انڈیا سنی کانفرنس اجمیر (۷، ۸ر جون ۱۹۶۴ء)، جشنِ یومِ رضا ناگ پور (ماہِ شوال المکرّم ۱۳۷۹ھ)، جیسی تاریخ ساز اور یادگار کانفرنسیں کی صدارت بھی فرمائی اور ان اجلاس میں جو تاریخی خطبۂ صدارت پیش فرمایا وہ آپ کی بالغ نظری اور دور اندیشی کے ساتھ ساتھ ملتِ اسلامیہ کے تئیں گہرے درد و کسک اور مسلکِ اعلا حضرت کی ترویج و اشاعت کے سچے جوش و ولولے اور امنگ کے آئینہ دار ہیں۔

حضرت محدثِ اعظمِ ہند درس و تدریس، خطابت و نظامت اور تبلیغ و ارشاد کے ساتھ ساتھ میدانِ فن اور ادب کے بھی شہ سوار تھے۔ آپ کے والد حکیم سید نذر اشرف بھی ایک عمدہ شاعر تھے۔ حضرت محدثِ اعظمِ ہند کو شاعری ورثے میں ملی، بچپن ہی سے شعر و سخن سے لگاو اور شغف تھا۔ گھریلو ماحول کی برکتیں اس پر مستزاد..... آپ کا قلم نثر و نظم دونوں ہی میں یک ساں چلتا تھا۔ کئی نثری کتابیں آپ کی علمی یادگاریں ہیں۔ آپ نے بہاریہ شاعری بھی کی اور تقدیسی شاعری بھی..... حمد و نعت، مناقب و سلام اور غزلیات و رباعیات پر مشتمل آپ کا خوب صورت او ردل کش دیوان ''فرش پر عرش'' کے نام سے رضوی کتاب گھر دہلی سے شائع ہو کر داد و تحسین کی خراج وصول کر چکا ہے۔

حضرت محدثِ اعظمِ ہند کے دیوان میں نعتیہ کلام کے ساتھ ساتھ مناقب، سلام، مشہور اردو و فارسی شعرا کے کلام پر تضامین، رباعیات اور غزلیات شامل ہیں۔ ''فرش پر عرش'' کے نعتیہ کلام نعت کے تقدس و طہارت کے ساتھ ساتھ ادب کی حُسن کاری اور نظافت سے آراستہ و مزین ہیں۔ مناقب اپنے ممدوح کے تئیں باہوش عقیدت و احترام کی عکاسی کرتی ہیں۔ غزلوں میں عشقِ حقیقی اور تصوف و معرفت کی روح پنہاں ہے اور بعض اشعار میں اخلاقِ حسنہ اور اصلاحِ امت کے موضوعات کی پرچھائیاں ابھرتی ہے۔ غرض یہ کہ عشق و عرفان کا ایک گنجینہ ''فرش پر عرش'' کے ورق ورق میں مسطور نظر آتا ہے۔ جذبات و احساسات کی ترجمانی میں صداقت اور سچائی، فکر و فن

کی گہرائی و گیرائی اور فصاحت و بلاغت کے جو عناصر حضرت محدثِ اعظمِ ہند سید محمد کچھوچھوی کی نعتوں میں موج زن ہیں وہ انہیں نعت گو شاعروں میں ایک ممتاز حیثیت عطا کرتے ہیں ''فرش پر عرش'' سے چند اشعار نشانِ خاطر فرمائیں ؎

مدینے کے چرچے مدینے کی باتیں
یہی کام ہر دم کیے جارہا ہوں
وہی مہرِ صبحِ اول وہی ماہِ شامِ آخر
وہ ازل کے رازِ پنہاں وہ ابد تک آشکارا
سلطنت اس کو کہا کرتے ہیں ماشآء اللہ
ماسوا اللہ کا سلطان ہے سلطانِ عرب
مبارک تجھ کو آزادی مبارک
اسیرِ زلف و گیسوے محمد(ﷺ)
وہ اقتدار کہ بیٹھ آئے عرشِ اکبر پر
یہ شانِ فقر کہ لیٹے نہ نرم بستر پر
فلک پر کہکشاں صورت زمیں پر ضوفشاں صورت
سراپا نور ہیں گرد و غبارِ گنبدِ خضرا

حضرت محدثِ اعظمِ ہند سید محمد کچھوچھوی کے کلام سے جو تابندہ نقوش ذہن و دل پر ثبت ہوتے ہیں وہ فکر و نظر کو پاکیزگی اور طہارت عطا کرتے ہیں۔آپ نے اپنے کلام کے حوالے سے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت والفت اور تعظیم وتوقیر کی ضرورت واہمیت کا شاعرانہ اور ادیبانہ اظہار کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ طریقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا اور آقاے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت والفت میں خود کو فنا کردینا ہی دنیوی واخروی نجات کا سبب ہے۔اور کائناتِ ارضی کی جتنی بھی چیزیں ہیں سب انہیں کے دم قدم سے قائم ہیں اور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم خداے وحدہٗ لاشریک جل شانہٗ کے محبوبِ اکبر اور خلیفۂ اعظم ہیں ؎

نبی کا نام ہے ہر جا خدا کے نام کے بعد
کہیں درود کے پہلے کہیں سلام کے بعد
ان سے پڑی بِنائے خلق ان کے سبب قیامِ خلق
جان ہیں وہ جہان کی جان نہیں جہاں نہیں
مکاں سے لامکاں تک سب ہے ان کا
کہاں ملتی نہیں کوے محمد(ﷺ)
خدا مل گیا پا گیا تیرا در ، جو شہنشاہ کہتے ہیں تیرے گدا کو
تری بھیک کھا کھا کے ہوتے ہیں خسرو، ترا جام پی پی کے ڈھلتے ہیں جامی
زمین وزماں کے لیے وہ ہیں رحمت، مکین ومکاں کے لیے ہیں ہدایت
عبیّوں کے بھی ہیں نبی یہ عمومِ رسالت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

حضرت محدثِ اعظمِ ہند سید محمد کچھوچھوی کے کلام میں موضوعات کی طرح لفظیات میں بھی تنوع اور گہرائی ہے۔آپ کا پیرایۂ بیان دل نشین ہے، طرزِ اظہار میں سلاست وروانی اور شگفتگی وشستگی پائی جاتی ہے، لوازماتِ شعری کا برمحل استعمال ہوا ہے، شیرینی وحلاوت اور الفاظ کے دروبست نے آپ کے کلام کو دوآتشہ بنا دیا ہے۔عشق ومحبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں والہانہ وارفتگی اور حزم واحتیاط کی جو جلوا گری ''فرش پر عرش'' میں دیکھنے کو ملتی ہے وہ آپ کے محتاط تخیل اور پاکیزہ تصور کی عکاسی کرتی ہے ؎

مقامِ عشق ہے قانون کی زد سے بہت بالا
یہاں ہر آنے والا عقل سے بے گانہ آتا ہے
مدینے کی زمیں بھی کیا زمیں معلوم ہوتی ہے
لیے آغوش میں خلدِ بریں معلوم ہوتی ہے
اللہ اللہ! آپ کا دیدار ہے دیدارِ حق
آپ کا دربار ہے دربارِ باری یارسول

موت میں بھی زندگی بھر دی رسولِ پاک نے
جنّتیں لاکر بسادیں سایۂ شمشیر میں
ارے ہوش سیدِ پُر خطا، تو جہاں ہے آج کھڑا ہوا
یہ ادب کی جا ہے ادب کی جا، یہ حجاز ہے یہ حجاز ہے
زباں ترجمانِ کلامِ الٰہی ، تبسم کو کہیے کہ برقِ تجلی
لبوں کی خموشی میں ہے کنزِ مخفی، جو بولے تو قرآن کے تیس پارے

حضرت محدثِ اعظمِ ہند سید محمد کچھوچھوی نے اس دیوان میں حروفِ ہجائیہ کا بھر پور لحاظ رکھتے ہوئے اپنا کلام پیش کیا ہے۔ اس التزام میں کہیں کہیں بڑی سنگلاخ اور ادق زمینیں منتخب کی ہیں۔ ردیفوں کی سختی اور مشکل بحروں کے انتخاب کے باوجود کلام کی روانی اور شستگی متاثر نہیں ہوئی ہے؛ جن سے آپ کی قادرالکلامی مترشح ہوتی ہے۔ ذیل میں بہ طورِ مثال چند مطلعے نشانِ خاطر ہوں ؎

کعبۂ دل کی پاسبانی جھوٹ
بت کریں ایسی مہربانی جھوٹ
نہ رہی مجھ پہ وہی پہلی سی نظر کیا باعث
ہوگئے آپ کے انداز دگر کیا باعث
بے سبب دیتے نہیں دل کو وہ ہیں تیور آنچ
کبھی کندن نہ ہو کھا جائے نہ جب ستّر آنچ
عمل پر نہ ہے اتقا پر گھمنڈ
ہمیں ہے شہ انبیا پر گھمنڈ
خدا کی حمد ہے لیل و نہار کا تعویذ
درودِ پاک ہے روزِ شمار کا تعویذ

اے بوالہوس پہاڑ ہے یہ مرحلا پہاڑ
ہشیار باش! عشق ہے سب سے بڑا پہاڑ
مستیِ دید سے ہے لغزشِ رفتار ہنوز
شوخ ہے حشر میں بھی ان کا گنہگار ہنوز
گل بھی خاموش ہیں بلبل کا گلا بھی خاموش
دل کی خاموشی سے ہے ساری فضا بھی خاموش

حضرت محدثِ اعظمِ ہند سید محمد کچھوچھوی نے اپنے کلام کے ذریعہ اصلاحِ امت اور رشد و ہدایت کا کام لیا ہے، آپ کے اخلاقِ حسنہ اور پند و نصائح سے مملو اشعار ملتِ اسلامیہ کی اصلاح و تذکیر اور تزکیہ و صفائی کے ضمن میں آپ کے مخلصانہ سوزِ دروں کو نمایاں کرتے ہیں آپ نے خوابِ غفلت میں مست قومِ مسلم کو بیدار کرنے کا انقلابی پیغام دیا ہے ؎

سونے والو! جاگو جاگو اس نیند کی دنیا سے بھاگو
جو قوم کہ سوتی رہتی ہے تقدیر بھی اس کی سوتی ہے

آج عبادت و ریاضت میں خلوص کا اعلا جوہر مفقود ہوتے جا رہا ہے، ریاکاری کی جو تباہ کاریاں ہیں وہ اہلِ فہم پر روشن ہیں۔ جزا و سزا تو فقط رب العزت کی عطا پر منحصر ہے۔ بیش تر عبّاد و زُہّاد رضاے الٰہی کے بجاے لذّاتِ جنت کی طلب اور ہوس میں میدانِ عمل میں سرگرم دکھائی دیتے ہیں، ایسے افراد کا دل خانۂ خدا نہیں بل کہ صنم کدہ ہے؛ حضرت محدثِ اعظمِ ہند سید محمد کچھوچھوی کا اظہارِ صداقت دیکھیے ؎

کہاں ہے رند جو ممنونِ مدعا نہ ہوا
وہ رند ہی ہے کہ جو طالبِ جزا نہ ہو
وہ دل جو رکھتا ہے لذّاتِ خلد ہی کی ہوس
صنم کدہ تو ہوا خانۂ خدا نہ ہوا

نفسِ امّارہ کے دامِ فریب میں آنا آج اچھے اچھوں کا شیوا بنتا جا رہا ہے؛ سید محمد

کچھوچھوی کہتے ہیں کہ جو نفس کو کچل ڈالے وہ تو غازی اور شہید کہلانے کا مستحق ہے۔ نفسِ امّارہ کو نفسِ مطمئنہ میں بدلنا حد درجہ ضروری ہے ؎

نفس کو جس نے قتل کر ڈالا
لقب اس کا شہید و غازی ہے

دنیا بھر میں مسلمان باہم دست و گریبان ہیں جب کہ دشمنانِ اسلام الکفر ملت واحدہ بن کر اسلام کو نقصان پہنچانے کے لیے کمر بستہ ہی نہیں بل کہ ہر ممکن حربے استعمال کرنے میں شب و روز مصروف ہیں ایسے حالات میں ایمان و عقیدے کی سلامتی کے ساتھ مسلمانوں کا اتحاد ضروری ہو جاتا ہے اور ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان سے محبت و انسیت اور امداد و اعانت بھی مزید فرض ہو جاتی ہے کہ یہی درس سیرتِ طیبہ میں بھی ملتا ہے اور اسلاف کے عمل سے بھی ؎

کفر سے کفر بغل گیر نظر آتا ہے
کیوں نہیں ہوتے مسلماں بھی مسلماں کے قریب
رخِ روشن سے داغِ دل کو روشن کر کے فرمایا
خدا نے فرض کی نصرت مسلماں کی مسلماں پر

حضرت محدثِ اعظمِ ہند سید محمد کچھوچھوی کہتے ہیں کہ پوری امتِ مسلمہ ایک جسم کے مانند ہے ہمارا حال تو یہ ہونا چاہیے کہ کہیں بھی کسی مسلمان کو تکلیف ہو تو ہمیں اس کا درد محسوس ہو اگر یہ احساس امت میں بیدار ہو جائے تو کوئی بھی قوم ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتی ؎

قوم کا کوئی تڑپ جائے تو تڑپے سب قوم
جیسے جب پاوں جلا آنے لگی سر پر آنچ

ان اشعار سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت محدثِ اعظمِ ہند سید محمد کچھوچھوی کے دل میں ملتِ اسلامیہ کا سچا درد تھا اور حقیقت بھی یہی ہے کہ آپ ایک دوٗر اندیش اور بالغ نظر سیاسی دیدہ وری کے حامل فرد تھے۔ آپ کا سیاسی نظریہ پاکیزہ اور تاب ناک تھا۔ آپ سیاست پر مذہب کو قربان کرنے والوں میں سے نہیں تھے جیسا کہ آپ کے عہد میں کئی علما نے ایسا کیا۔ سیاست اصولاً

بُری چیز نہیں ہے بل کہ بازی گرانِ سیاست نے اسے بُرا بنا ڈالا ہے۔ افسوس! تو یہ ہے کہ عصری سیاست دانوں کی طرح بعض ناعاقبت اندیش اور خدا ناترس علما بھی اپنے مقام و منصب کی پاکیزگی اور رفعت کو فراموش کرتے ہوئے گندی سیاست کے اسیر ہوتے جا رہے ہیں اور علما کی قدر و منزلت پر سوالیہ نشان لگا رہے ہیں۔ حضرت محدثِ اعظمِ ہند سید محمد کچھوچھوی کا تیور قابلِ ملاحظہ ہے ؎

سیاست بھی اور مولویت بھی سیّد
خطرناک ہیں آج کل کے اندھیرے

حضرت محدثِ اعظمِ ہند سید محمد کچھوچھوی علیہ الرحمہ ''دبستانِ رضا'' کے ہی ایک باکمال شاعر و ادیب ہیں، آپ کے کلام میں بھی اس تقدیسی اور ملکوتی اوصاف کے حامل شعرائے نعت کی طرح جذبے کا التہاب اور تعظیم و توقیرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں صداقت پائی جاتی ہے۔ امام احمد رضا محدثِ بریلوی کی فیض بخش صحبت نے بھی آپ کی شاعرانہ اور ادیبانہ عظمتوں کو صیقل کیا۔ آپ کے کلام میں فکرِ رضا اور استاذِ زمن علامہ حسن رضا بریلوی کی شاعری کا تتبع نظر آتا ہے۔ ''فرش پر عرش'' میں جہاں دیگر شعرا کے کلام پر تضامین ہیں وہیں امام نعت گویاں حضرت رضا بریلوی کی مشہورِ زمانہ نعت ''کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ'' پر تضمین بھی شامل ہے۔ امام احمد رضا کی اس لاجواب اور بے مثل نعت پر آپ نے جس خوب صورتی اور ہنر مندی سے تضمین قلم بند کی ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ تضمین پڑھنے کے بعد پیوند کاری کا شائبہ تک نہیں گذرتا، دل کش علائم، تشبیہات و استعارات اور عمدہ لفظیات کی جو رعنائی کلامِ رضا پر لکھی گئی تضمین میں نظر آتی ہے وہ ہمیں دیر تک مسحور کیے رہتی ہے اور تضمین نگار کی ادیبانہ و شاعرانہ حیثیت کا معترف بھی کرتی ہے بہ طورِ مثال دو بند نشانِ خاطر ہوں ؎

پنجۂ قدرت ہے ہر انگشت بہرِ بحر و بر جب پھریں سورج پھرا اُٹھیں تو دو ٹکڑے قمر
جھک رہا ہے ان کے آگے ابرِ نیساں کا بھی سر ''انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندّیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ''

غنچۂ دل کیوں کھلا کیوں رو بہ صحت ہے مزاج داغ سب گل بن کے کیوں مہکے، گیا کیوں اختلاج
کس کے کوچے کی ہوا نے کردیا میرا علاج ''کیا مدینے سے صبا آئی کہ پھولوں میں ہے آج
کچھ نئی بُو بھینی بھینی پیاری پیاری واہ واہ''

حضرت سید محمد کچھوچھوی علیہ الرحمہ نے اردو کے علاوہ عربی اور فارسی میں بھی کامیاب طبع آزمائی فرمائی ہے۔''فرش پر عرش'' میں کئی کلام عربی اور فارسی میں موجود ہیں جو آپ کے لسانی تنوع پر دال ہیں۔کئی مشہورِ زمانہ فارسی شعرا کی غزلوں پر اردو تضمین بھی آپ کے فنّی علو کی غمازی کرتی ہیں۔

بہ ہر کیف! حضرت محدثِ اعظمِ ہند سید محمد کچھوچھوی علیہ الرحمہ کی شعری کائنات اپنے اندر پاکیزگی اور ملکوتی اوصاف لیے ہوئے ہے۔جذبے کی صداقت و نظافت، محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار میں شعری و شرعی حُسن و طہارت، ملتِ اسلامیہ کی اصلاح و تذکیر کے لیے سچی تڑپ اور دیگر فنی محاسن آپ کی نعتوں کو ایک پُرکشش تاثیر عطا کرتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ نعت خوانی کی محفلوں میں آپ کے نعتیہ اشعار وجد و سرور کے ساتھ پڑھے اور سنے جاتے ہیں۔قابلِ مبارک باد ہیں حضرت غلام ربانی فدؔا صاحب کہ جنھوں نے حضرت محدثِ اعظمِ ہند سید محمد کچھوچھوی علیہ الرحمہ کی نعت گوئی پر یہ عمدہ گوشہ جہانِ نعت کے حوالے سے آراستہ کیا ہے۔اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ربانی صاحب کی یہ مساعیِ جمیلہ شَرَفِ قبول حاصل کرے (آمین بجاہ الحبیب الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم)۔

ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی،
سروے نمبر ۳۹، پلاٹ نمبر ۱۴، نیا اسلام پورہ، مالیگاؤں
423 203 ضلع ناسک، مہاراشٹر
موبائل نمبر: 9420230235
mushahidrazvi79@gmail.com
www.scribd.com/mushahidrazvi
www.mushahidrazvi.blaogspot.com

ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی.....اک تعارف

نام: محمد حسین
قلمی نام: محمد حسین مُشاہدؔ رضوی
والد کا نام: عبدالرشید برکاتی
والدہ کا نام: خدیجہ جَن
گھر جنت: سمیہ ثمرین
دختران: مصفا میمونہ، مزکا تسنیم
مذہب: اسلام
شہریت: ہندوستانی
ولادت: محرم الحرام 1400ء/ دسمبر 1979ء
مقامِ ولادت: مالیگاؤں، ضلع ناشک، مہاراشٹر
تعلیمی لیاقت: ایم.اے، ڈی.ایڈ، پی.ایچ.ڈی (اردو)، یو.جی.سی-نیٹ (اردو)،
دیگر تعلیمی لیاقت: 2 رسالہ خوش نویسی و خطاطی کورس، زیرِ اہتمام قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان، دہلی
ڈی.ٹی.پی کورس
پی.ایچ.ڈی کا موضوع: (مفتیِ اعظم علامہ) مصطفیٰ رضا نوریؔ بریلوی کی نعتیہ شاعری کا تحقیقی مطالعہ
یونی ورسٹی کا نام: ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر مراٹھواڑہ یونی ورسٹی، اورنگ آباد، مہاراشٹر
نگراں کا نام: محترمہ ڈاکٹر شرف النہار،
صدر شعبۂ اردو ڈاکٹر رفیق زکریا کالج فور ویمن، اورنگ آباد، مہاراشٹر
مشاغل: سیرت، قرآنیات، احادیث، شاعری، تنقید و تحقیق، ادب اور مذہبی ادب کا مطالعہ
ملازمت: ضلع پریشد اردو پرائمری اسکول، نیاے ڈونگری، تعلقہ ناندگاوں،
ضلع ناشک (2002ء سے تاحال)
ادبی سرگرمیاں: ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی کو شعر و ادب میں اردو ادب سے عموماً اور مذہبی ادب سے خصوصاً دل چسپی اور شغف ہے۔نثر و نظم دونوں اصنافِ ادب میں طبع آزمائی کرتے ہیں۔اردو کے

اُبھرتے ہوئے عمدہ نعت گوشاعر،قلم کاراور نعتیہ ادب کے جواں سال محقق وناقد میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔آپ کا طرزِتحریر انتہائی دل نشین،شگفتہ اور سلیس ہے،مذہبی،اصلاحی،سماجی،تعلیمی اورادبی موضوعات پر اب تک درجنوں تحقیقی وتنقیدی اور تجزیاتی مضامین ومقالات نہ صرف مقامی اخبارات بل کہ ملکی وبین الاقوامی اخبارات ورسائل اور جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔یہی نہیں بل کہ موصوف کے کئی اہم مضامین کے دوسری زبانوں میں تراجم بھی ہوئے ہیں۔شاعری میں موصوف نے حمد ومناجات ودعا،نعت گوئی،سلام،اولیاے کرام کی شان میں مناقب نگاری اور مقتدر علماے کرام کے لیے نذرانۂ عقیدت کو اپنا مطمحِ نظر بنایا۔

انعامات واعزازات: (1) بارہویں جماعت میں اردو مضمون میں ٹاپ (1997)

ایوارڈ من جانب مہاراشٹرا اسٹیٹ اردو اکیڈمی،ممبئی

(2) مقابلۂ خوش نویسی میں دوم انعام (1998)

منعقدہ من جانب ادارۂ فیض القلم،مالیگاؤں

(3) تقریری مقابلے میں اول انعام (1998)

منعقدہ من جانب اے ٹی ٹی ہائی اسکول کلچرل کمیٹی،مالیگاؤں

(4) بیسٹ کیلی گرافر اِن اردو (1999)

من جانب الانصار ایجوکشنل سوسائٹی،ہزار کھولی،مالیگاؤں

(5) بی.اے میں اردو مضمون میں ٹاپ (2002)

ایوارڈ من جانب مہاراشٹرا اسٹیٹ اردو اکیڈمی،ممبئی

(6) ایم.اے میں اردو مضمون میں ٹاپ (2004)

ایوارڈ من جانب مہاراشٹرا اسٹیٹ اردو اکیڈمی،ممبئی

(7) ایوارڈ من جانب کل ہند تنظیمِ اردو اساتذہ ناشک ڈیویژن،

برائے ادبی وتدریسی خدمات (2009) بہ دست محترم اطہر پرویز صاحب

(8) حجۃ الاسلام ایوارڈ برائے پی.ایچ.ڈی (2011)

من جانب تنظیم نوجوانانِ اہل سنت،اورنگ آباد

(9) بیسٹ اکیڈمک اچیومنٹ برائے پی ایچ ڈی (2011)

بہ دست محترم ڈاکٹر اے.جی خان صاحب (بی سی یو ڈی،مراٹھواڑہ یونی ورسٹی اونگ آباد)

(10) فخرِ سنیت ایوارڈ برائے پی ایچ ڈی (2011)

من جانب رقیہ جن ایجوکیشنل سوسائٹی،مالیگاؤں بہ دست حضرت مفتی مجیب اشرف صاحب قبلہ

(11) وقارِ قلم ایوارڈ برائے پی ایچ ڈی (2011)

من جانب ترقی اردو ہند،شاخ مالیگاؤں وار دولائب ریری ٹرسٹ،مالیگاؤں

(12) فیضانِ رشید ایوارڈ برائے پی ایچ ڈی،(2011)

من جانب نوجوانانِ بزمِ حق،نیاے ڈونگری

(13) اعزاز من جانب مہاراشٹر راجیہ پراتھمک شکشک سنگھ شاخ ناندگاؤں

برائے پی ایچ ڈی،(2011) بہ دست مسٹر پنکج بھجبل ایم ایل اے،ناندگاؤں

(14) توصیفی سند،سپاس نامہ واعزاز برائے پی ایچ ڈی،(2011)

من جانب جامعہ غوثیہ نجم العلوم،ممبئی

مطبوعات: (1) چہل حدیث مع گلدستۂ احادیث 2004ء

(2) اردو کی دل چسپ اور غیر معروف صنعتیں 2005ء

(3) لمعاتِ بخشش (نعتیہ دیوان) 2009ء

(4) تذکرۂ مجیب 2010ء

(5) عملی قواعدِ اردو 2010ء

(6) نثرِ رضا کے ادبی جواہر پارے 2011ء

(7) سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش طبعی 2011ء

(8) جنگِ آزادی 1857ء کا فتواے جہاد اور علامہ فضل حق کا قائدانہ کردار 2011ء

(9) تنظیراتِ بخشش (شعری مجموعہ) 2011ء

(10) شادی کا اسلامی تصور 2011ء

(11) پھنس گیا کنجوس (ادبِ اطفال،مراٹھی کہانیوں کا ترجمہ) 2011ء

(12) اقلیمِ نعت کا معتبر سفیر..... نظمی مارہروی 2011ء

(13) عملی قواعدِ اردو 2011ء

(14) گلشنِ اقوال 2011ء

(15) رہنماے نظامت 2011ء

(16) خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ 2011ء

(17) جگاڈاکو اور جادوئی غار (کہانیاں) 2012ء

(18) سلطان ٹیپو 2012ء

(19) میلاد النبی ﷺ اور علمائے عرب 2012ء

(20) حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا 2012ء

(21) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا 2012ء

(22) حضرت حفصہ بنت عمر و حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا 2012ء

(23) گل دستے (نظمیں برائے اطفال) (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(24) درود و سلام رضا مع فرہنگ (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(25) نعت کی خوشبو گھر گھر پھیلے (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(26) نعت میں حزم و احتیاط اور موضوع روایتیں (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(27) عید الفطر اجتماعیت اور اخوت کے عملی اظہار کا دن (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(28) ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط کی "اردو میں حمد و مناجات" پر چند معروضات (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(29) بدر القادری مصباحی - فکرِ اقبال کے حسین و جمیل مظہر (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(30) مقیم اثر بیاولی - نوتر اشیدہ ترکیبوں کا مجتہد شاعر و نثار (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(31) علامہ حسن رضا بریلوی کی نعتیہ شاعری (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(32) محدثِ اعظم ہند.....شخصیت اور شاعری (انٹرنیٹ ایڈیشن)

رابطہ

سروے نمبر ۳۹، پلاٹ نمبر ۱۴، نیا اسلام پورہ، مالیگاؤں 423203

(ضلع ناسک) مہاراشٹر، انڈیا۔

سائٹس

www.scribd.com/mushahidrazvi/

www.mushahidrazvi.blogspot.com

www.facebook.com/mushahidrazvi1/

www.twitter.com/mushahidrazvi/

mushahidrazvi79@gmail.com

برادرم مشاہد رضوی کی نعتیہ شاعری پر خامہ فرسائی

سہیل احمد صدیقی، کراچی

انٹرنیٹ پر جن محترم ادبا و شعرا سے تعارف حاصل ہوا، ان میں بعض نعت گو بھی ہیں۔ محمد حسین عبدالرشید المتخلص بہ مُشاہد رضوی بھی ایسے ہی ایک ہمہ تن، ہمہ وقت مصروفِ عمل اور محوِ خدمت نعت گو ہیں، جنہیں بارگاہِ ایزدی سے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت عطا ہوئی ہے۔ ان کے مجموعۂ نعت ''لمعاتِ بخشش'' کا طائرانہ جائزہ یہ کہنے پر مجبور کرتا ہے کہ وہ اردو کے جدید شعرا میں بہت سے شوقیہ طبع آزمائی کرنے والے حضرات سے یقیناً ممتاز اور جدا ہیں۔ ان کی نعت میں وہ احتیاط بھی بہ طریقِ احسن نظر آتی ہے، کہ کہیں غلوے عقیدت میں، شانِ خداوندی میں کوئی گستاخی سرزد نہ ہو جائے۔ انھوں نے غزل کی محبوب و مروج ہیئت کے علاوہ، نظمِ آزاد میں بھی طبع آزمائی فرمائیں۔ راقم انھیں مشورہ دیتا ہے کہ وہ ہائیکو میں بھی طبع آزمائی کریں۔ مُشاہد رضوی کے اشہبِ قلم نے مسلم معاشرے کی ہمہ جہت اصلاح کے لیے بھی کئی جواہر بکھیرے ہیں۔ ان کی کتب اور مضامین کے عنوانات سے ہی اندازہ ہوتا ہے کہ وہ ایک صالح معاشرے کے قیام کے لیے کس قدر خلوص سے کوشاں ہیں۔ خاکسار نے ان کی، امہات المؤمنین کے حوالے سے نگارشات بھی دیکھیں، بہت عمدہ کاوش ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اگر ان جیسے چند اور جواں سال، جواں فکر، مسلم ہندوستانی معاشرے کی اصلاح و تربیت کے لیے اسی طرح فعال ہو جائیں تو وہ دن دور نہیں جب لادینی عناصر کے زیرِ اثر وقوع پذیر ہونے والی خرابیاں اور برائیاں جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا عمل، تیز تر ہو اور ہم بہت سے عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کر سکیں جو دین و دنیا میں ہر لحاظ سے سرخرو ہوں۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

سہیل احمد صدیقی

بانی مدیر و ناشر ہائیکو انٹرنیشنل

تلمیذِ خاص مفتی محمد اطہر نعیمی صاحب، سابق صدر نشین مرکزی رویت ہلال کمیٹی کراچی، پاکستان

۷/اگست ۲۰۱۲ء بروز منگل صبح 9:22